السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(کیا عورت امامت کے فرائض سر انجام سکتی ہے؟ (سائلہ: عاصمہ محمد علی غازی آباد لاہور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت اپنی اقتدا کرنے والی عورتوں کی صف کے وسط میں کھڑی ہو کر امامت کروا سکتی ہے۔ اس کے جواز میں قطعاً کوئی شبہ نہیں۔ جیسا کہ سنن ابی داوٗد (باب امامۃ النساء) میں حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی امامت کا ذکر ہے۔

عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنھا وکانت قد قرائت القران فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا، فَأَذِنَ لَهَا، وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا، وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔ (سنن ابی داوٗد: ج ا ص ۹۴،۹۵)

"حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن مجید پڑھ چکی تھیں۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر ایک موذن مقرر رکھنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو موذن مقرر کرنے کی اجازت دے دی۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان (ام ورقہ) کے گھر اس کی ملاقات کےلیے تشریف لائے۔ اور آپ نے اس کےلیے ایک موذن مقرر فرمایا اور اسے اپنے گھر والوں کی امامت کرانے کا حکم دیا۔ اس حدیث کے راوی عبدالرحمان بن خلاء کہتے ہیں کہ میں نے اس کے موذن کو دیکھا ہے۔ وہ بوڑھا شخص تھا۔

الشیخ البانی اس حدیث کی تخریج میں لکھتے ہیں:

رواہ ابو داوٗد وابن الجارود فی المنتقی والدار قطنی والحاکم والبیھقی (ج ۳ ص ۱۳۰) وأحمد (ج ٦ ص ۴۰۵) وأبو القاسم الحامص فی المنتقی (ج ۳) وأبو علی الصواف قلت وفی اسنادہ عبد الرحمن بن خلاد فمجھول الحال, وأوردہ ابن حبان فی "الثقات" علی قاعدتہ! لکن ھو مقرون بلیلی فأحدھما یقوی روایۃ الآخر, لا سیما والذھبی یقول فی "فصل النسوۃ المجھولات": "وما علمت فی النساء من اتھمت, ولا من ترکوھا۔ والحق انہ حسن واللہ اعلم۔ (ارواء الغلیل: ج ۲ ص ۲۵٦،۲۵۵)

کہ اگرچہ اس کا ایک راوی عبدالرحمن بن خلاد مجہول ہے: تاہم لیلیٰ بنت مالک تو ایسی مجہولہ راویہ نہیں، لہٰذا یہ دونوں ایک دوسرے کی روایت کو تقویت دے رہے ہیں، لہٰذا یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِهِ اسْمُهَا حُجَيْرَةُ قَالَتْ: أَمَّتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ قَائِمَةً وَسَطَ النِّسَاءِ۔ (مصنف ابن أبي شیبۃ: باب المراۃ تؤم النساء ج ۳ ص ۲۸۳)

"حضرت حجیرہ کہتی ہیں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر ہماری امامت کرائی۔"

عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: تَؤُمُّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ فِي صَلَاةِ رَمَضَانَ تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي صَفِّهِنَّ۔ (مصنف ابن أبي شیبۃ: ج ۳ ص ۳۸۳)

"امام عامر شعمی رحمہ اللہ (جو بہت بڑے تابعی اور پانچ سو صحابہ سے ملاقات کا شرف رکھتے ہیں) فرماتے ہیں یہ عورت رمضان کی نماز کی امامت کرا سکتی ہے، مگر وہ عورتوں کی صف میں کھڑی ہو، مرد امام کی طرح آگے کھڑی نہ ہو۔"

حدثنا حمید بن عبدالرحمان أنہ قال لا باس أن تَؤُمَّ النِّسَاءَ تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ۔ (مصنف ابن أبي شیبۃ صفحہ مذکورہ ۴)

"عورت کی امامت میں کوئی حرج نہیں جب وہ عورتوں کی صف مین کھڑی ہو کر نماز پڑھائے۔"

مذکورہ بالا حدیث اور آثار صحابہ وتابعین سے ثابت ہوا کہ عورت کی امامت بلاشبہ جائز ہے، لیکن عورتوں کی صف کے درمیان کھڑی ہو۔ علیہ الفتویٰ وبہ یفتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص417